سوال

(323) مجلس میلاد کا شرعی حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مجلس میلاد کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مجلس میلاد کرنا جائز نہیں ہے، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خود اس مجلس کو کیا اور نہ امت کو اس کے کرنے کی کبھی ہدایت فرمائی اور نہ یہی ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین میں سے کسی نے کیا اور آپ نے اس کو بحال رکھا، پھر اس مجلس کے جواز کی کیا صورت ہے؟ ہاں اگر آپ کے بعد کوئی اور نبی آیا ہوتا اور اس نے اس مجلس میلاد کو جائز بتایا ہوتا تو البتہ اس کے جواز کی گنجائش تھی، لیکن نبوت کو تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا، نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب تک کوئی نبی آیا اور نہ آئندہ کبھی آسکتا ہے تو پھر اس مجلس کا کرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے ؟

ہدایہ میں ہے کہ طلوع فجر کے بعد سنت فجر سے زیادہ کوئی اور نفلی نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اس کی وجہ یہی بتائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود نماز پر حریص ہونے کے اس سے زیادہ اور کوئی نفلی نماز نہیں پڑھی :

"ویکرہ ان یتنفل بعد طلوع الفجر باکثر من رکعتی الفجر لانہ علی السلام لم یزد علیھما مع حرصہ علی الصلاۃ" (ہدایہ : 1/82)

نیز ہدایہ میں ہے کہ عید گاہ میں جا کر قبل نماز عید کے کوئی نفلی نماز نہ پڑھے اور اس کی وجہ بھی یہی بتائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود نماز پر حریص ہونے کے عید گاہ میں قبل نماز عید کے کوئی نفل نماز نہیں پڑھی :

"ولا یتنفل فی المصلی قبل صلاۃ العید' لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یفعل ذلک مع حرصہ علی الصلاۃ" (ہدایہ 1/155)

کتبہ : محمد عبداللہ (13/ ربیع الاول 1331ھ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب